بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ اول

۱۹۸۰ء کی دہائی میں قرآن اکیڈمی لاہور میں دینی تعلیم کے دو سالہ کورس کا اجراء ہوا۔ اس کورس میں تعلیمِ قرآن کے لئے عربی صرف و نحو کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔ استاذِ مکرم پروفیسر حافظ احمد یار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی بھر کے تعلیمی و تدریسی تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کورس پر اپنی پوری توجہات مرکوز کردیں' اور شرکائے کورس کو پہلے ٹھوس بنیادوں پر عربی صرف و نحو کے قواعد ذہن نشین کرانے کے بعد' لغوی اور نحوی بنیادوں پر پورے قرآن حکیم کا ترجمہ سبقاً سبقاً کرایا۔ اس دوران مختلف اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ بھی سامنے آتا رہا۔ ترجمہ قرآن کریم کی اس تدریس کے دوران حافظ صاحب مرحوم و مغفور کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اردو زبان میں "لغات و اعراب قرآن" کے موضوع پر ایک جامع کتاب لکھی جائے جس کے اندر کلاس میں کئے گئے اجمالی کام کی تفصیل آجائے ___ اور پھر مختلف جسمانی عوارض اور پیرانہ سالی کے علی الرغم حافظ صاحبؒ نے اپنے عزم و حوصلہ کی بنیاد پر اس انتہائی کٹھن کام کا بیڑا اٹھالیا۔ اس کے بعد حافظ صاحبؒ پوری توجہ سے اس کام میں مصروف ہوگئے اور قرآن میں غوطہ زن ہونے کے خواہش مند طالبانِ قرآن کو اس بحر کی غواصی کے رموز سے آشنا کرتے رہے۔ تاآنکہ گزشتہ سال حافظ صاحب داعیٔ اجل کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

"لغات و اعرابِ قرآن" کا مقدمہ دو اقساط میں جنوری اور فروری ۱۹۸۹ء کے حکمت قرآن میں شائع ہوا تھا اور اس کے بعد سے آج تک یہ سلسلہ قریباً باقاعدگی سے جاری رہا ہے۔ پیش نظر شمارے میں سورۃ البقرہ کی آیات ۱۰۹' ۱۱۰ پر مشتمل بحث کا آغاز ہو رہا ہے جو آئندہ دو شماروں میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ہمارے پاس موجود حافظ صاحب مرحوم و مغفور کا مکمل کیا ہوا "لغات و اعرابِ قرآن" کا کام ختم ہو جائے گا۔ اس مرحلہ پر اب کسی جواں ہمت صاحبِ علم کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے جو اس کام کو انہی خطوط پر آگے بڑھا سکے۔ حکمت قرآن کے قارئین میں یقیناً بہت سے اصحاب علم و فضل بھی ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی صاحب اپنے اندر اس کام کی صلاحیت اور عزم و ولولہ پاتے ہوں تو وہ قدم آگے بڑھائیں' تاکہ اس مفید علمی کام کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے۔ ○○